# Advertisement at Urdu Palace

**Are you looking for an affordable website to advertise your business?**

**Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.**

**For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through**

www.urdupalace.com

**Whatsapp +92-348-8709449.**

# حافظ آباد

**محمد وارث آصف۔واں بھچراں**

**اچانک زیر زمین چھپے ہوئے شخص کی درد ناک اور کربناک آواز سنائی دی جس نے وہاں موجود لوگوں کے رونگٹے کھڑے کردیئے مگر لاکھ کوشش کے باوجود بھی زیر زمین شخص کا پتہ نہیں چل رہا تھا۔**

**ایک خودغرض اور مطلب پرست کا شاخسانہ جوکہ کہانی پڑھنے والوں کو دہلا کرر کھ دے گا**

**قارئین کرام**......! آپ لوگوں نے لاتعداد وہشت ناک کہانیاں پڑھی ہوں گی۔ آج آپ کی خدمت میں ،میں ایک سچا واقعہ لے کر حاضر ہوا ہوں۔ ایک ایسا واقعہ جسے سن کر آپ اپنے اندر ایک نئے مسلمان کو ابھرتا ہوا محسوس کریں گے اور مجھے یقین ہے کہ ایک بار تو ضرور اپنے رب سے گناہوں کی معافی طلب کریں گے۔

مجھے پاکستان آرمی جوائن کیے ہوئے پانچ سال ہو گئے ہیں۔ پچھلے دنوں میں گلگت گیا تھا کورس کے لئے تو وہاں میرے ایک دوست ارسلان کے رنز مطلب بٹ مین کے دادا سے ملاقات ہوگئی کافی اچھے انسان تھے اور صوم صلوٰۃ کے پابند۔ ان کی گفتگو نہایت شیریں اور کمال شفقت تھی ان میں۔ یقین مانئے میں نے اپنی 23 سالہ زندگی میں [illegible] نہیں دیکھا۔ میں ان

www.urdupalace.com

سے بے حد متاثر ہوا وہ مقامی رہائشی تھے اور اکثر اپنے پوتے سے ملنے آتے تھے کیپٹن ارسلان نے میری ان سے ملاقات کروائی اور پھر میری کوشش ہوتی تھی کہ میں بس ان کے ساتھ ہی رہوں۔ میرے والدین حیات نہیں اور کوئی بھائی بھی نہیں بس ایک بہن ہے میں اکثر ان سے ملنے جاتا تو باتوں باتوں میں انہوں نے مجھے اپنا دیندار ہونے کا راز بتلایا۔ مذکورہ واقعہ ان کے ساتھ پیش آیا تھا جو اسلام کی تبلیغ کرنے گئے تھے۔

اس واقعہ نے جیسے ان سب کی ساری زندگی بدل ڈالی تھی وہ بتایا کرتے تھے کہ وہ اس واقعہ کے بعد سچے اور کھرے مسلمان بن گئے تھے، انہی کی زبانی سنیے۔

"میں تبلیغی جماعت کے ہمراہ اس دورافتادہ گاؤں میں گیا تھا گھر سے نکلے ہوئے ایک ماہ گزر گیا تھا اور ایک ہفتہ بعد ہماری واپسی کا ارادہ تھا۔ وہ ہمارے دورے کا آخری گاؤں تھا جو ایک اونچی سی جگہ پر واقع تھا اس گاؤں کا نام تھا حافظ آباد۔ مجھے یہ نام بھلا لگا۔ میں نے دل میں سوچا کہ اس گاؤں کا نام "حافظ آباد" رکھنے کی شاید کوئی معقول وجہ بھی ہوگی۔ ہم نے حسب معمول گاؤں کی مسجد میں پڑاؤ ڈالا۔ وہاں امام مسجد سے ملاقات ہوگئی انہوں نے ہمارے جذبے کی قدر کی ہماری خوب آؤ بھگت اور تواضع کی وہ ہمارے آنے کا مطلب جان گئے کہ ہم دین کی تبلیغ اور لوگوں کو نماز کی ترغیب دینے آئے ہیں اس سے پہلے کہ ہم ان سے گھر گھر جا کر لوگوں کو نماز کے لئے بلانے کی اجازت چاہتے۔

امام صاحب خود ہی ہم سے کہنے لگے۔ "آپ یہ زحمت نہ کریں تو بہتر ہے کیونکہ اس گاؤں کا ہر گھر کا ایک ایک فرد نمازی ہے قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور اس گاؤں کے ہر گھر میں ایک نہ ایک بندہ حافظ قرآن ہے اس لئے اس گاؤں کو حافظ آباد کہتے ہیں۔"

ہمارے لئے یہ بات خاصی حیران کن تھی۔ ہماری حیرت دیکھ کر امام صاحب فرمانے لگے۔ "میں سچ کہہ رہا ہوں ابھی ظہر کی اذان کے بعد آپ لوگ خود دیکھ لینا کہ مسجد کیسے نمازیوں سے بھرتی ہے۔" اور پھر ایسا ہوا مسجد نمازیوں سے بھر گئی کیا بوڑھے...... کیا جوان اور کیا بچے حتیٰ کہ معذور افراد بھی نماز کے لئے موجود تھے۔ سب کے چہرے پر داڑھی تھی۔ سر پر عمامہ تھا۔ سب لوگ ہم سے بے حد خلوص سے ملے ہماری بھرپور تواضع کی۔ ہم سب حیران تھے۔ ان لوگوں کا جذبہ ایمانی قابل دید تھا۔

ہم نے سینکڑوں دیہاتوں میں جا کر لوگوں کو نماز کی ترغیب دی تھی۔ ان لوگوں کو اکثر تو نماز کا پتا بھی نہیں ہوتا تھا۔ اکثر مسجدوں میں ہم نے جانور بندھے دیکھے تھے۔ مسجدیں ویران دیکھیں تھیں مگر شاید یہ واحد گاؤں تھا جہاں کے لوگ مسلمان تھے صحیح معنوں میں۔ نماز کے بعد ایک دس سالہ حافظ قرآن نے ایک پارہ کی تلاوت کی تو اس کی پیاری آواز نے سماں باندھ دیا۔ ہم عش عش کر اٹھے۔ اتنا پیارا اس نے قرآن پاک پڑھا کہ دل خوش ہو گیا ایمان تازہ ہو گیا۔

سب لوگ جب چلے گئے تو ہم نے سوچا کہ امام صاحب سے اس بارے میں پوچھتے ہیں کہ یہ سب آخر ہوا کیسے؟ لازمی طور پر ایسا ضرور کچھ ہوا ہوگا کہ جس کی وجہ سے اس گاؤں میں لوگوں کا ایسا جذبہ ہے۔

"یہ واقعہ ایک انقلاب تھا یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم اور اس کی کتاب کا کرشمہ ہے۔" امام صاحب فرمانے لگے۔ "حافظ آباد گاؤں کے تقریباً سبھی لوگ آپس میں رشتہ دار ہیں۔ ہم ایک ہی قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آج سے دس سال پہلے ایسا کچھ بھی نہ تھا۔ نہ تو ہم نمازی تھے۔ نہ حافظ قرآن اور نہ یہ گاؤں آباد تھا۔

دس سال پہلے ہمارا کوئی وطن نہ تھا نہ گھر اور نہ شناخت تھی۔ ہم ہمیشہ سفر میں رہتے تھے۔ مردہ جانوروں کی ہڈیاں چننا پھر ان کو کارخانوں میں جا کر فروخت کرنا دراصل ہمارا پیشہ تھا۔ ہمارا کام بس کمانا اور کھانا تھا۔ لوگ ہمیں چنگڑ کہتے تھے کیونکہ ہمارا کوئی بھی کام طریقے اور سلیقے سے نہیں ہوتا تھا جب ہڈیاں نہ ملتیں تو ہم بھیک مانگنا شروع کر دیتے۔ ہماری عورتیں اور نوجوان لڑکیاں لوگوں کے گھروں میں جا کر آٹا مانگتی تھیں حقہ بیڑی اور سگریٹ پینا ہمارا کام تھا ہم ہر وقت رات کو نشے میں دھت ہوتے

www.urdupalace.com

اور اپنی بیویوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ دیتے تھے۔ صفائی تو کبھی ہمارے قریب بھی نہیں آئی تھی ہمیشہ گندے اور میلے کچیلے کپڑوں میں رہتے تھے ہمیں نہ پتا تھا کہ غسل کیا ہوتا ہے اور نیک اولاد کیسے حاصل کی جاتی ہے بس موج مستی۔

ایک جوڑا کپڑے کا تب تک نہ اتارتے جب تک کہ اس کا ایک انچ بھی ہمیں لگتا کہ سلامت ہے۔ ہم نہ خدا کو مانتے تھے نہ اسلام کا کچھ پتا تھا۔ اور مذہب ہم لوگ تھے۔ کھانا پینا اور عورتوں پر تشدد ہماری زندگی تھی ہمارے قبیلہ کے لوگ اب بھی اس وطن میں ہیں اور ہماری جیسی زندگی گزار رہے ہیں دس سال پہلے ہم لوگ انہی کی طرح خانہ بدوش تھے۔ چلتے چلتے ہم اس علاقے میں آ گئے۔ اس وقت یہ گاؤں ویران تھا مگر پہاڑوں کی وجہ سے سبزہ بہت تھا اور اردگرد کی زمین زرخیز تھی۔ ہم نے اس جگہ پڑاؤ ڈالنے کا ارادہ کیا کیونکہ سامنے والے گاؤں اقبال شاہ کے محمد عالم شاہ کے بارے میں ہم نے سنا کہ وہ بہت ہی شریف اور غریبوں کی مدد کرنے والا ہے۔

اکثر یہ ہوتا تھا کہ ہم جس علاقے میں پڑاؤ ڈالتے تو وہاں کا بااثر آدمی ہمیں رہنے کے بدلے ہماری عورتوں کی فرمائش کرتا تھا اور ہماری برادری کی جو بھی حسین عورت ہوتی کچھ دن اس کی خلوت میں رہتی تھی اور بدلے میں ہمیں کچھ عرصہ رہنے کو زمین ملتی تھی۔ یہ حال تھا ہمارا۔

عالم شاہ کوئی سو ایکڑ زمین کا مالک تھا انگریز سے نہ دوستی تھی نہ دشمنی۔ بس ہر سال پابندی سے ان کو ٹیکس ادا کرتا تھا اور انگریز نے بھی اسے چھیڑا نہیں کیونکہ وہ اللہ لوگ تھے اور انگریز جانتے تھے کہ وہ مجاہدوں کی بھی مدد نہیں کرے گا حالانکہ وہ حتیٰ المقدور ان کی بھرپور مدد کرتا تھا چٹا ان پڑھ تھا مگر پکا نمازی اور پرہیزگار۔ کبھی اس نے کسی کو دکھ نہ دیا۔ لوگ اس کی شرافت سے فائدہ اٹھا کر اسے اکثر دھوکا دیتے مگر اس نے کبھی اف نہ کی۔

ہم نے اردگرد کے کئی گاؤں کے وڈیروں سے التجا کی تھی کہ ہمیں کچھ عرصہ کے لئے زمین دے دیں تاکہ ہم رہیں مگر وہ بدلہ میں ہم سے ہماری کنواری اور کم سن جوان لڑکیاں مانگتے تھے مگر ہم ان معصوموں پر ظلم نہیں کر سکتے تھے۔ جوان لڑکیوں کو تو ہم خیر پہلے بھی عیاشی کے لئے ان کے حوالے کر دیتے تھے مگر کم سنوں کو نہیں۔ سو ہم وہاں سے آتے آتے ادھر آ گئے۔

آخر ہم نے عالم شاہ سے اپنا دکھڑا سنا کر کچھ عرصہ رہنے کی درخواست کی۔ ہم لوگ چرب زبان تو تھے ہی تو وہ ہماری چرب زبانی سے بے حد متاثر ہوئے اور اس کے پاس جو دو ایکڑ اس پہاڑی والا علاقہ خالی پڑا تھا۔ اس پر کوئی فصل نہ تھی اس لئے عالم شاہ نے ہمیں یہ علاقہ دیتے ہوئے کہا۔ ”ٹھیک ہے تم دکھی لوگ ہو تم عارضی طور پر اس علاقے میں رہ سکتے ہو۔“

”اور سرکار بدلے میں آپ ہم سے بھی کم سن لڑکیاں تو نہیں لیں گے۔“ ہم میں سے ایک آدمی بولا تو عالم شاہ کا چہرہ غصے سے آگ بن گیا۔ اس نے اتنی بے عزتی کی کہ میں بتا نہیں سکتا ہم لوگ عالم شاہ کے بے حد ممنون ہوئے اسے لاکھوں دعائیں دیں اور پھر ہم نے ادھر جھونپڑیاں بنا لیں۔

سرسبز علاقہ تھا سو جانوروں کو کھلا چھوڑ دیا دن گزرنے لگے جانور موٹے تازے ہو گئے اور کرتے کرتے چار سال ہو گئے ہم اس علاقہ کے لوگوں سے گھل مل گئے چار سال بعد ہم سوچنے لگے تھے کہ عالم شاہ اب ہمیں ادھر سے کوچ کرنے کا بولے گا مگر اس خدا ترس انسان نے کبھی نہ بولا کہ خدا کے بندو! تم تو چند ماہ کے لئے آئے تھے اور کتنے سال ہو گئے اور تم لوگ جانے کا نام نہیں لے رہے ہو۔ عالم شاہ کی اولاد بھی جوان ہو رہی تھی بڑے دو بیٹوں کی اس نے شادیاں کر دیں اور جائیداد بھی سب کو برابر بانٹ دی مگر اس پہاڑی والے علاقے کو اس نے ہماری وجہ سے اپنے پاس رکھا اور بیٹوں کو نہ دیا اس لئے ہمیں فکر نہ تھی۔

یہ گاؤں ہمیں راس آ گیا تھا ہماری گزر بسر اچھی ہونے لگی ہم قصابوں کا کام کرنے لگے اچھا کاروبار چل رہا تھا۔ ہمارے قبیلے کا سربراہ ملنگا تھا ہم اس کی مرضی کے پابند تھے اور وہ اس علاقے سے نہ جانے کا ارادہ کئے بیٹھا تھا مگر [illegible] عالم شاہ کی طرف سے فکر کھائے جا رہی تھی

www.urdupalace.com

کہ اگر کسی دن اس نے انہیں جانے کا کہہ دیا تب کیا ہوگا اتنا زرخیز علاقہ ان کو پھر نہیں ملے گا۔

ملنگا کے تعلقات اس علاقہ کے چوروں سے بھی بن گئے تھے ان میں کئی ایک نامی گرامی ڈکیت بھی تھے ملنگے نے انہیں اپنی پریشانی کا بتایا تو انہوں نے ملنگے کو اپنی حمایت کا یقین دلاتے ہوئے کہا۔ ”تم یہ زمین کبھی بھی خالی مت کرنا تم لوگ اتنے عرصے سے اس زمین پر قابض ہو اس لئے اب یہ زمین تمہاری ہے چوہدری عالم شاہ اب قانونی طریقہ سے بھی تم سے یہ زمین خالی نہیں کرواسکتا۔“ ملنگے نے ان ڈکیتوں کی شہ پا کر بھٹہ سے اینٹیں منگوالیں تا کہ وہ ادھر مکانات تعمیر کرواسکے۔ عالم شاہ نے جب اپنی اس زمین پر اینٹوں کے انبار دیکھے تو اسے سخت پریشانی ہوئی کیونکہ جو لوگ آگ مانگنے آئے تھے وہ اب چولہے کے مالک بن بیٹھے تھے۔

اس سے پہلے کہ اس کے بیٹے کوئی ہنگامہ کرتے اس نے انہیں سمجھایا بور بولا۔ ”میں دیکھ رہا ہوں کہ چنگڑ اس علاقے پر قبضہ کر رہے ہیں مگر تم لوگ خبردار کچھ مت کرنا میں خود ان سے بات کروں گا۔“

بیٹے سخت طیش میں تھے مگر باپ کی بات سن کر صبر کے گھونٹ پی کر رہ گئے۔ اگلے دن عالم شاہ نے ملنگے سے بات کی۔ ”تم نے تو چند ماہ کے لئے رہائش مانگی تھی مگر لگتا ہے کہ تم لوگ ادھر مستقل قیام کے منصوبے بنا رہے ہو۔ مگر یہ زمین میری ہے تم لوگ فوراً یہ علاقہ خالی کردو۔“

عالم شاہ کی بات سن کر ملنگا بڑے رعب سے بولا۔ ”نہیں ...... یہ زمین کبھی تمہاری تھی مگر اب ہماری ہے۔ اب ہماری مرضی کہ ہم ادھر سے جائیں یا نہیں۔ اس زمین کی رجسٹری میرے نام ہے۔“

عالم شاہ بولا۔ ”میں نہیں مانتا بس ...... اس زمین کو بھول جاؤ اب تو قانونی لحاظ سے بھی یہ زمین میری ہے۔“

”تم کسی وکیل سے جا کر بے شک پوچھ لو کہ جو آدمی اتنے عر[illegible] کی ہے یا نہیں۔“

ملنگا مکارانہ لہجے میں بولا۔

”عالم شاہ نے اسے نرم لہجے میں بہت سمجھایا کہ وہ احسان فراموش نہ بنے۔ پھر بھی کسی موقع پر اسے میری ضرورت پڑ سکتی ہے وہ ایک کہاوت ہے کہ ”سو بیل والا بھی ایک دن ایک بیل والے سے بیل مانگنے چلا گیا تھا۔ میں نے تمہیں پردیسی سمجھ کر ادھر کچھ عرصہ رہنے کی اجازت دی تھی مگر تم لوگ اب اس کے مالک تو نہ بنو۔ باز آجاؤ ورنہ سخت نقصان اٹھاؤ گے۔ میں تمہیں دو دن دیتا ہوں میری زمین خالی کردو۔ اور یہ بات مت بھولنا کہ جب شریف آدمی بدمعاشی کرنے پر آتا ہے تو اچھے اچھے بدمعاشوں کی ہوا نکل جاتی ہے۔“ عالم شاہ وارننگ دے کر چلا گیا مگر وہ بھلا آدمی تھا اس نے کیا بدمعاشی دکھانا تھی وہ تو کبھی بدمعاشی کے قریب سے بھی نہیں گزرا تھا اس نے کسی سے بھی ذکر نہ کیا۔

ادھر ملنگا نے ہم سب سے مشورہ کیا کہ اب کیا کیا جائے۔ کیا وجہ ہو کہ ہم اس زمین پر قابض رہ سکیں کیونکہ سرسبز علاقہ ہے مال ڈنگر اچھا کھا پی رہے ہیں ہم لوگ کاروبار کر رہی ہیں اچھی گزر بسر ہو رہی ہے۔ ہمارے ایک دو آدمی تو شاید ڈر رہے تھے کہ کچھ ایسا ویسا نہ ہو جائے سو یہ علاقہ چھوڑ دیں مگر ان دو کے علاوہ کسی بھی کی مرضی نہ تھی کہ یہ علاقہ خالی کیا جائے ملنگا نے اپنے ڈکیت لوگوں سے بھی رائے لی اور سب نے نہ صرف یہ کہ اسے ادھر نہ جانے کا مشورہ دیا بلکہ اس کا ساتھ دینے کا وعدہ بھی کرلیا۔ ”مگر اس پر قابض کیسے رہا جائے۔“ ملنگے نے رائے مانگی سب نے اپنے دماغ سے مکارانہ رائے دی کسی نے کہا چڑھائی کردو۔ کسی نے کہا انگریز کے پاس جاؤ مگر سب سے زیادہ کالے کی رائے تو سب نے بہتر جانا اور اس پر عمل کرنے کا سوچنے لگا۔

حسب معمول دو دن بعد عالم شاہ دوبارہ آیا اور اس نے ملنگے سے کہا کہ۔ ”میں نے تم لوگوں کو دو دن کا ٹائم دیا تھا مگر تم لوگ گئے کیوں نہیں۔“

”میں [illegible] بولا [illegible] ہے میری

www.urdupalace.com

تو جائیں کیوں؟"

"ٹھیک ہے اب پنچائیت میں بات ہوگی۔" عالم شاہ یہ کہہ کر چلا گیا مگر اسے جاتے ہوئے کالے نے راستے میں روک لیا اور بولا۔ "شاہ جی...... آپ پنچائیت کیوں بلاتے ہیں جس قرآن کے آپ پیروکار ہیں اس قرآن کو ثالث بنا لیں۔"

"کیا مطلب...... میں سمجھا نہیں۔"

"ہم تو قرآن کو مانتے نہیں ہیں مگر آپ تو اسے آسمانی کتاب مانتے ہیں نا اور اس کے فیصلوں کی پابندی کرتے ہیں آپ قرآن لے کر آئیں اور ہم قرآن پر اپنا فیصلہ چھوڑتے ہیں اگر قرآن نے ہمیں بول دیا تو ہم زمین خالی کر دیں گے مگر اسی قرآن کا فیصلہ اگر آپ کے مخالف ہوا تو آپ کو اس زمین سے دستبردار ہونا پڑے گا۔"

نہایت ہی مکارانہ چال چلی تھی کالے نے مگر عالم شاہ قرآن کی وجہ سے چپ کر کے چلا گیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ قرآن پاک اس کے حق میں ہی فیصلہ کرے گا۔ اس نے سادگی کی انتہا کر دی اور چپ کر گیا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اللہ کی اس کتاب کے لکھے فیصلے بولتے ہیں قرآن انسانوں کی طرح بول نہیں سکتا۔

رات کو بابا کالے کی منشا کے عین مطابق ہم نے ایک خالی جگہ پر قبر نما ایک گڑھا کھودا اور اس پر ایک چھت سی بنا ڈالی اور اس پر مٹی ڈال کر ایک بے ڈھنگی سی ڈھیری بنا ڈالی اور اس کے ایک طرف ایک اتنا سا سوراخ رکھا کہ ایک آدمی اس اس قبر نما ڈھیر میں داخل ہوا اور قرآن کی جگہ بول سکے۔ نہایت ہی کامیاب چال تھی پھر طے یہ ہوا کہ کل جب عالم شاہ قرآن لے کر آئے گا تو ہم اس قرآن کو اس ڈھیری نما قبر کے اوپر رکھ دیں گے۔ اور پھر ہم میں سے کوئی اس قرآن سے سوال کرے گا۔ کہ "اے قرآن مجید! تو جس ڈھیری پر ہے یہ زمین اب چنگڑوں کے پاس ہے تو بتا یہ زمین کس کی ہے اب۔"

ظاہر ہے کہ قرآن جواب نہیں دے مگر ہمارا آدمی جو اس ڈھیری کے اندر ہوگا وہ اس قرآن کی جگہ بولے گا کہ اگر تم نے فیصلہ مجھ پر چھوڑ دیا ہے تو انصاف ... کی

زمین اب چنگڑوں کی ہے عالم شاہ یہی سمجھے گا کہ قرآن بول رہا ہے۔ اگر نہ بھی سمجھے تو وہ مر کر بھی قرآن کا فیصلہ رد نہیں کرے گا اور ہمیں یقین تھا کہ زمین ہماری ہو جائے گی۔

ہم جانتے تھے کہ عالم شاہ نہایت شریف اور دیندار آدمی ہے۔ صبح صبح ہم نے قبر کے اندر روٹی اور پانی وغیرہ رکھ دیا اور بابا کالے نے کہا کہ میں خود ہی قبر کے اندر اترتا ہوں۔ جب وہ قبر میں اتر گیا تھا تو ہم نے اردگرد سے گھاس اور درختوں کی ٹہنیاں توڑ کر اس قبر کو اچھی طرح سے ڈھانپ دیا اور اسے ایسے بنا دیا کہ عالم شاہ کو یہ لگے کہ یہ تو کافی عرصے سے بنی ہوئی ڈھیری ہے۔ قبر کے ایک طرف سانس لینے کے لئے بڑا سا سوراخ بھی چھوڑ دیا تھا اس کے علاوہ وہ سوراخ اس لئے بھی تھا کہ وہ جب بولے تو اس کی آواز باہر کے لوگوں کو بھی سنائی دے۔ یہ تمام منصوبہ بنا کر اور ہر خامی دور کر کے ہم تمام چنگڑ اایک جگہ جمع ہو کر حقے کے کش لینے لگ گئے۔ سب کے چہروں پر خوشی عیاں تھی کیونکہ اب یہ زمین ان کی ملکیت بن جانی تھی اب ہم سب لوگ عالم شاہ کے منتظر تھے کہ وہ کب آتا ہے۔

عالم شاہ نے ان کا انتظار جلد ہی ختم کر دیا وہ اپنے ساتھ میں اقبال شاہ گاؤں کے نمبردار اور مسجد کے امام کو لے کر آ گیا۔ نمبردار اور امام صاحب آتو گئے مگر انہیں حیرانگی تھی کہ جب ہم لوگ قرآن کو ہرے سے مانتے نہیں تو اس کا فیصلہ پھر کیسے مانیں گے۔؟ ہم لوگ اس پر یقین کیسے کریں گے۔ ان لوگوں کے ادھر آتے ہی ملنگے نے پوچھا۔ "عالم شاہ...... کیا قرآن مجید بھی ساتھ لائے ہو؟"

"میرے پاس ہے......" امام صاحب نے تیزی سے جواب دیا۔ قرآن مجید کی ضرورت ادھر بالکل نہ تھی کیونکہ نہ صرف یہ کہ ہر کوئی یہ جانتا ہے کہ یہ زمین عالم شاہ کی ہے بلکہ اس کی رجسٹری بھی اسی کے نام ہے تم لوگ اس پر ناجائز قابض ہو۔ میں تمہیں پھر سے کہہ رہا ہوں یہ زمین خالی کرو، قرآن کا فیصلہ تم لوگوں کے حق میں نہیں آئے

www.urdupalace.com

گا۔" نمبردار نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اپنی زمین بھلا ہم کیوں چھوڑ دیں۔" ہم میں سے ایک فرد بولا۔

تب ملنگے نے امام صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔" آپ فضول میں اپنا اور ہمارا ٹائم ضائع مت کریں جس کام کے لئے آئے ہیں بس وہ کام کریں۔" ملنگے کی بات سن کر نمبردار کو تاؤ تو بڑا آیا مگر عالم شاہ کی وجہ سے وہ خاموش رہا مگر وہ اکیلا اگر ہوتا تو ملنگے کو سبق ضرور سکھاتا۔

"امام صاحب...... آپ ایسا کریں کہ قرآن مجید کو اس ڈھیری کے اوپر رکھ دیں پھر ہم اس سے سوال کریں گے جو جواب قرآن نے دیا وہ ہمیں منظور ہوگا۔"

ملنگے کی بات سن کر عالم شاہ...... امام صاحب اور نمبردار اچھل پڑے۔ حیرت ان کے چہرے سے عیاں تھی نمبردار بولا۔" او بھولے بادشاہو...... قرآن پاک خود نہیں بولتا اس کے اندر لکھے ہوئے فیصلے بولتے ہیں۔" ہم ترجمے والا قرآن لائے ہیں تم لوگ اس کا ترجمہ بے شک پڑھ لو۔" امام مسجد اور عالم شاہ نے بھی نمبردار کی تائید کی۔

"نہیں نمبردار......" ملنگے نے مکروہ ہنسی سے کہا۔" اگر یہ واقعی آسمانی کتاب ہے اور نبیؐ پر اترا ہے تو آج اس نے اپنا فیصلہ سنانا ہوگا اور ہمیں دکھانا ہوگا تم بس اس کو اس ڈھیری پر رکھ دو۔"

مگر...... اس سے پہلے کہ امام صاحب کچھ بولتے عالم شاہ نے انہیں روک دیا اور بولا۔" نہیں...... میں ان کا سب ڈرامہ جان گیا ہوں حضرت صاحب...... یہ لوگ قرآن کی توہین کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے۔ ان کے ساتھ وہ ہونے والا ہے کہ ان کی نسلیں بھی یاد رکھیں گی آپ قرآن کو ادھر رکھ دیں۔"

امام صاحب چپ ہو گئے پھر انہوں نے غلاف سے قرآن پاک نکالا۔ اسے بے حد عقیدت سے چوما اور عالم شاہ کو دے دیا۔ اس نے بھی بے حد احترام سے چوما پھر بہت ادب سے [illegible] نیچے کالا چنگڑ بیٹھا ہوا تھا۔

لوگوں نے امام صاحب سے کہا کہ۔" وہ اب قرآن سے سوال کریں کہ یہ زمین اب کس کی ملکیت ہے؟" امام صاحب نے باادب ہو کر آہستہ سے کہنا شروع کیا۔" اے اللہ کی مقدس کتاب...... ہم اپنا مقدمہ تجھ پر چھوڑتے ہیں تو خود انصاف کر اور بتا کہ یہ زمین کس کی ہے۔" امام صاحب نے بات دوسری مرتبہ دہرائی نمبردار عالم شاہ بے یقینی اور حیرانگی کے عالم میں قرآن کو دیکھ رہے تھے سب کی نظریں ادھر کو اٹھ گئیں اور کان کھڑے ہو گئے نمبردار اور عالم شاہ اس کشمکش میں تھے کہ قرآن اب بولے گا کیسے اور کیسے اس کا فیصلہ بولے گا؟

لیکن چند لمحوں بعد ہی اس ڈھیری سے کالے کی گونج دار آواز ابھری۔" اے لوگو...... میں نے تمہارا مقدمہ سنا...... کسی کو نقصان دینا یا زیادتی کرنا اللہ کو پسند نہیں اور میں تم لوگوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لئے نازل کیا گیا ہوں میرا فیصلہ یہ ہے کہ یہ دو ایکڑ زمین جس پر میں اور تم سب لوگ موجود ہو یہ اب چنگڑوں کی ملکیت ہے جو سالوں سے اس پر موجود ہیں۔ اگر میرا فیصلہ منظور ہے تو عالم شاہ تم یہ زمین ان کے حوالے کر کے چلے جاؤ اگر تم نے میرا فیصلہ نہ مانا تو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تم میرے عذاب کے مستحق ہو گے اور میں تیرے خلاف اللہ پاک کے سامنے گواہی دوں گا۔"

نمبردار اور امام صاحب تو تقریباً اچھل پڑے۔ باقی جن کو اصل بات کا علم نہ تھا وہ بھی حیران تھے کہ قرآن آخر کیسے بول سکتا ہے؟ آج انوکھی بات ہو گئی تھی کہ قرآن بول رہا تھا۔" یہ سب ڈرامہ ہے عالم شاہ۔" نمبردار اصل بات بھانپ کر بولا۔ مگر عالم شاہ نے اسے خاموش کرا دیا وہ بھی جان گیا تھا کہ ان لوگوں نے واقعی کھیل کھیلا ہے اور وہ بھی قرآن کے ساتھ اب قرآن اپنا فیصلہ دکھائے گا۔

"نہیں نمبردار...... جو بھی ہے وہ میں جانتا ہوں مگر میں قرآن پاک کے صدقے یہ زمین ان کے حوالے کرتا ہوں۔ اب میں فارغ ہو گیا، اب یہ لوگ جانیں [illegible] راضی ہوں

www.urdupalace.com

مجھے اللہ اور دے گا بس۔" عالم شاہ نے پر یقین لہجے میں کہا تو امام صاحب اور نمبردار خاموش رہ گئے۔ "قرآن پاک اٹھائیے۔"

عالم شاہ نے مولوی صاحب سے کہا اور خود ملنگے سے مخاطب ہوا۔ "ملنگا قرآن کا فیصلہ مجھے منظور ہے اب یہ زمین تیری ہے تو چل کر بس میرے پاس آنا میں رجسٹری تیرے نام کرا دوں گا۔ بس تم لوگوں کو مبارک ہو۔" یہ کہہ کر عالم شاہ واپسی کی راہ مڑ گیا۔

امام صاحب نے قرآن پاک اٹھایا اسے عقیدت سے چوما اور غلاف میں لپیٹ کر سینے سے لگا لیا۔ وہ تینوں ابھی دو قدم دور ہی گئے تھے کہ چنگڑوں نے نعرے مارنے شروع کر دیئے اور ناچنے لگ گئے۔ وہ تینوں بس اللہ کی رضا پر راضی تھے۔ چنگڑ خوشی سے ناچ رہے تھے اور آوازیں کس رہے تھے۔

اچانک ان نعروں میں سے رونے اور چلانے کی آوازیں بھی نمودار ہوئیں بہت بھیانک اور دہشت ناک آوازیں تھیں اور جسے سن کر چنگڑ بھی خوف سے تھر تھر کانپنے لگے۔

عالم شاہ تیزی سے واپس مڑا اور تقریباً بھاگتا ہوا واپس آیا اس جگہ آیا جس جگہ سے وہ آوازیں نمودار ہو رہی تھیں اور چنگڑ اس جگہ کو گھیرے میں لئے ہوئے تھے۔ نمبردار اور امام صاحب بھی تیزی سے واپس مڑے آوازیں اسی ڈھیری سے آ رہی تھیں جس پر چند لمحے پہلے تک قرآن مجید رکھا ہوا تھا۔

رونے کی آوازیں بے حد ہولناک تھیں جسے سن کر وہ لوگ بھی تھر تھر کانپنے لگے۔ عالم شاہ نے غور سے دیکھا آوازیں اسی ڈھیری کے اندر سے نمودار ہو رہی تھیں وہ حیران ہو کر اس ڈھیری کو دیکھنے لگے۔ اتنے میں پھر سے آواز آئی۔ "خدا کے واسطے مجھے باہر نکالو۔ مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے کوئی مجھے ہتھوڑے سے مار رہا ہے۔ مجھے بچاؤ مجھے بچاؤ...... ہائے...... ہائے میں مر رہا ہوں مجھے باہر نکالو ملنگے...... مجھے باہر نکالو......" یہ کالے کی آوازیں تھیں جو [illegible] کہ قرآن مجید کی آواز میں [illegible] رہا تھا

اور ان کو دھوکہ دیا تھا۔

عالم شاہ...... نمبردار اور امام مسجد حیران تھے کہ یہ آوازیں کیسی ہیں کون ہے یہ اور اس کے ساتھ ہوا کیا ہے آخر جو اتنے دردناک انداز میں چلا رہا ہے اور مدد کے لئے پکار رہا ہے؟ چنگڑوں کو سب علم تھا مگر وہ اس لمحے حیران تھے کہ بابا کالے کے ساتھ کیا ہوا وہ کیوں ایسی دردناک آوازیں نکال رہا ہے۔؟ قبر میں تو کچھ بھی نہ تھا پھر کیوں وہ چیخ رہا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسے کون ہتھوڑے سے مار رہا ہے۔

پھر اچانک جیسے چنگڑوں کو ہوش سا آیا۔ وہ تیزی سے اس ڈھیری پر موجود درختوں کی ٹہنیاں اتار کر دوسری طرف پھینکنے لگے۔ جب قبر ننگی ہو گئی تو سب نے دیکھا کہ اندر برتن وغیرہ تو موجود تھے مگر کالا نہیں تھا تقریباً سب حیران رہ گئے کہ کالا کدھر گیا وہ تو اسی قبر میں تھا۔

نمبردار...... امام مسجد اور عالم شاہ کو ساری کہانی کا پتہ چل گیا کہ اصل میں ماجرا کیا تھا اور ان کے ساتھ کیا کھیل کھیلا گیا تھا۔

اچانک چار گز دور سے پھر کالے کی ہولناک آواز آئی جن میں اب پہلے کی نسبت بہت شدت تھی بہت کرب تھا اور ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے اسے کوئی بہت برے انداز میں پیٹ رہا ہے چنگڑ تو اب ایسے ہو گئے تھے کہ ان کو کاٹو تو لہو نہیں، کالا اس ڈھیری سے نکل کر اس زمین میں کیسے آ گیا حالانکہ ادھر نہ تو کوئی سوراخ تھا اور نہ ہی گزرگاہ پھر کالا ادھر کیسے آیا اور اتنا ہولناک انداز میں وہ رو کیوں رہا ہے؟ کچھ چنگڑ تو ڈر سے تھر تھر کانپنے لگے تھے اور ادھر سے ادھر بھاگنے کی سوچ رہے تھے کیونکہ اس کی دہشت ناک آوازیں ان کے کان کے پردے پھاڑ رہی تھیں ان کی ہمت جواب دے گئی تھی۔

پھر ملنگے نے چیختے ہوئے انہیں اس جگہ کو کھودنے کا اشارہ کیا اور اس کا اشارہ پا کر چند نوجوان ہاتھوں میں کدال لیئے تیزی سے اس جگہ کو کھودنے لگے جس جگہ سے اب کالا رو رہا تھا انہوں نے نہایت [illegible] اس جگہ کو بھی کھود ڈالا مگر بے سود...... نہ

www.urdupalace.com

کالے نے ملنا تھا اور نہ وہ ملا۔ مگر اس کی درد میں ڈوبی آوازیں ابھی بھی آ رہی تھیں آواز جس جگہ سے آتی وہ تیزی سے اسے کھود ڈالتے مگر ادھر کالا نہ ملتا پھر اچانک دوسری جگہ سے اس کی آوازیں ابھرتیں اور پھر وہ اس جگہ کو کھودتے مگر کچھ نہ ملتا پھر اچانک ایک اور جگہ سے آوازیں آنے لگتیں۔

شام ہو گئی تھی اور انہوں نے کئی مرلے زمین کھود ڈالی مگر کالا نہ ملا۔ تمام لوگ تھک ہار کر بیٹھ گئے اندھیرا پھیلنے لگا تھا کہ پھر سے کالے کی آواز گونجی۔ "عالم شاہ ...... عالم شاہ...... خدا کے لئے مجھے معاف کردو...... میں بہت اذیت میں ہوں۔ میں نے تم سے دھوکہ کیا ہے مجھے بچالو۔ میرے جسم پر سانپ اور بچھو چمٹے ہوئے ہیں وہ میرے جسم کو نوچ رہے ہیں میرے جسم پر ڈنگ مار رہے ہیں ہائے...... ہائے...... میری ہڈیاں ٹوٹ رہی ہیں میرے جسم پر بڑے بڑے پھوڑے نکل رہے ہیں جن میں شدید درد ہو رہا ہے اتنا شدید درد ہے کہ میں برداشت نہیں کرسکتا ہائے......ہائے...... مجھے نکالو...... مجھے نکالو...... خدا کے لئے عالم شاہ کو زمین واپس کردو یہ اسی کی زمین ہے۔ وہی اس کا مالک ہے۔ ہم فراڈی ہیں ہم نے قرآن کے ساتھ بھی فراڈ کیا مگر قرآن نے ہمارا فراڈ نہ چلنے دیا اس نے اپنا اصل اور سچا فیصلہ سنا دیا ہے۔ مجھ پر قرآن کا عذاب نازل ہوا ہے۔ اے قرآن مجھے معاف کردے...... عالم شاہ مجھے معاف کردے۔ میں مر رہا ہوں خدا کے واسطے مجھے نکالو...... آہ۔"

اچانک کالے نے ایک لمبی سی چیخ ماری اور درد ناک آواز میں بولا۔ "میرے نیچے اب آگ جل اٹھی ہے آہ...... میں اس آگ میں جل رہا ہوں کوئی تو مجھے نکالو...... آہ...... آہ۔" اچانک پھر اس کی آوازیں ایک دم سے آنا بند ہو گئیں اور ہر سو خاموشی سی چھا گئی پھر کافی دیر تک وہ ادھر رہے مگر کالے کی آواز نہ آئی شاید اسے آگ نے جلا ڈالا تھا یا وہ زندگی کی بازی ہار گیا تھا۔

سارے لوگ [illegible] عالم شاہ کے قدموں میں گر گئے اور گڑگڑا کر معافی مانگنے لگے ملنگا روتے ہوئے بولا۔ "عالم شاہ ...... خدا کے لئے اسے اور ہمیں معاف کردو۔ ہم نے دیکھ لیا تمہارے قرآن کا فیصلہ۔ عالم شاہ خدا کے لئے ہمیں معاف کردو۔ ہم آج سے اس گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوتے ہیں اور سچے دل سے مسلمان ہونا چاہتے ہیں تو ہماری معافی قبول کرو اور ہمیں معاف کرو۔"

باقی سب لوگوں نے بھی اس کی تائید کی اور پھر سب مردوں اور عورتوں نے امام صاحب کے ہاتھوں کلمہ پڑھا اور سب مسلمان ہو گئے جب سارے لوگ مسلمان ہو گئے تو ملنگے نے عالم شاہ سے اجازت طلب کی اور قبیلے کو کوچ کا حکم دے دیا مگر عالم شاہ نے اسے گلے سے لگایا اور اسے دو کی بجائے دس ایکڑ زمین دے دی اور کہا کہ "تم اب ہمارے بھائی ہو خبردار جو جانے کا نام لیا تو۔"

تب سے ہم نے تمام بری عادتیں چھوڑ دیں ایک مسجد بنالی اور امام صاحب ہمیں روزانہ اسلام کا درس دیتے ہیں۔ آج پندرہ سال ہو گئے ہم سب نے قرآن پڑھا اور بچوں سے ہم نے حفظ کرایا۔ ادھر کوئی بھی گھرانہ تب تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ اس میں ایک حافظ نہ ہو آہستہ آہستہ یہ ایک مثالی گاؤں بن گیا جب بھی کوئی بچہ سمجھدار ہوتا ہے تو اسے دین سے روشناس کرایا جاتا ہے اسلام کے طریقوں پر چلنے کی ہدایت کی جاتی ہے اور اسے حافظ بنا دیا جاتا ہے ہم سب نے قرآن کے لئے خود کو وقف کر رکھا ہے۔

"ملنگے اور دوسرے بڑے لوگ اب نہیں رہے مگر ہم سب اسلام کے پیروکار ہیں یہ سب قرآن کا فیض ہے ورنہ ہم تو جانے کب تک بھٹکتے رہتے۔"

ہم دو دن ادھر رہے پھر ادھر سے واپس آ گئے مگر مجھے آج بھی وہ گاؤں اور اس میں ہونے والا عبرت ناک واقعہ یاد ہے اور اسے میں سب کو سناتا ہوں۔"

www.urdupalace.com

# Advertisement at Urdu Palace

**Are you looking for an affordable website to advertise your business?**

**Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.**

**For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through**

www.urdupalace.com

**Whatsapp +92-348-8709449.**